B.A. PART – I
URDU (M.B.)

اشعار کی تشریح

Dr. Md Shamshad Akhtar

"جس سر کو غرور آج ہے یاں تاجوری کا
کل اس پہ یہیں شور ہے پھر نوحہ گری کا"

یہ شعر میر تقی میرؔ کا ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور یہاں کی ہر ایک شئے کو ایک دن فنا ہے، جاہ وحشمت، دولت وثروت تخت وتاج حسن وجمال تمام چیزیں عارضی ہیں، اس کے باوجود لوگ گھمنڈ وتکبر میں مبتلا رہتے ہیں لیکن ایک ایسا بھی وقت آتا ہے جب حسن وجمال کو گہن لگتا ہے، جاہ وحشمت، حکمرانی وسلطنت کو بھی زوال آتا ہے جب حکمرانی پر غرور کرنے والے سب کے آسمان سے زمین پر آجاتے ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ہر عروج کو زوال اور ہر زوال کے بعد عروج اس جہان فانی کا خاصہ ہے، اور انسان کو چاہیے کہ وہ وقت سے ڈرے۔

"زنداں میں بھی شورش نہ گئی اپنے جنوں کی
اب سنگ مداوا ہے اس آشفتہ سری کا"

یہ شعر میر تقی میرؔ کا ہے۔ وہ اپنے اس شعر کے ذریعے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ دنیا صرف اور صرف ایک قید خانے کی حیثیت رکھتی ہے اور اس دنیا کے مفاد پرست لوگ اپنی ذاتی مفاد کے لئے مختلف اقسام

کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ اسباب دنیا اور ذاتی مفاد کی خاطر

یہ لوگ دنیا میں قتل و غارت گری اور دنگا فساد تک کروانے سے

گریز نہیں کرتے۔ شاعر آگے کہتا ہے کہ ایسے لوگوں کی سرکوبی کے لیے

ہی اُن کے اوپر جابر حکمران مسلط کر دیے جاتے ہیں۔ بقول

شاعر دنیاوی بے اعتدالیوں کے عوض اللہ دنیا میں بھی سزائیں

مختص کرتا ہے۔

<u>لفظ</u> — <u>معنی</u>

باں — یہاں

تاجوری — بادشاہی، حکومت، اقتدار، خودمختاری

نوحہ گری — درد و رنج میں شدت کے ساتھ آواز بلند کرنا

زنداں — قید خانہ، ایسا قید خانہ جہاں سورج کی روشنی نہ پہنچ پاتی ہو۔

شورش — ہنگامہ، فساد، مفسدانہ رویہ۔

جنوں — پاگل پن، وحشی پن

سنگ — پتھر

مداوا — حل، علاج

آشفتہ سری — خودساختہ عزت و احترام